نُغانِ شاہ عبدالمُقیم

سلسلہ مواعظِ حسنہ نمبر ا

اصلاحِ معاشرہ اور ہماری ذِمہ داری

پیرِ طریقت عارفِ وقت حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب دامت برکاتہم

(ناظم یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور)

خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ احیاء السنّہ و خانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ

فاروقہ (پوسٹ کوڈ ۴۰۴۰۰) ضلع سرگودھا

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

وہ دستور العمل جو دِل پر سے پَردے اُٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا، دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا، تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد ورفت نہ ہوسکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات وملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو، اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کرلیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے، اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کیا کرو:

''اے نفس! ایک دن دُنیا سے جانا ہے، موت بھی آنے والی ہے، اُس وقت یہ سب مال ودولت یہیں رَہ جائے گا، بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوجائے تو بخشا جائے گا، اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے، اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مَرنے کے بعد تو اُس کی تمنّا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کرلوں جس سے مغفرت ہوجائے۔ مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہوگی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کرلے''۔

فیضانِ شاہ عبد المقیم

سلسلہ مواعظِ حسنہ نمبر ۱

پیرِ طریقت عارف وقت حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم

(ناظم یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور)

خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

......ناشر......

مدرسہ احیاء السنۃ و خانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ

فاروقہ (پوسٹ کوڈ ۴۰۴۰۰) ضلع سرگودھا 0301/0335-6750208

ضروری تفصیل

نام وعظ: اصلاحِ معاشرہ اور ہماری ذِمہ داری

نام واعِظ: پیرِ طریقت عارفِ وقت حضرت شاہ[1] ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب دامت برکاتہم

تاریخ وعظ: ۲۸ رصفر المظفر ۱۴۳۰ھ/ ۲۳ رفروری ۲۰۰۹ء، بروز منگل، بعد نمازِ عصر

مقام: جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

موضوع: دین سے دُوری اور تربیتِ اولاد سے غفلت کا انجامِ بد، نیز اللہ والوں سے اصلاحی تعلق کی اہمیت وترغیب

مرتب: خاکپائے اختر ومظہر محمد ارمغان ارمانؔ

اشاعت اوّل: ذیقعدہ ۱۴۳۶ھ، مطابق ستمبر ۲۰۱۵ء

تعداد: بارہ سو (۱۲۰۰)

ناشر: مدرسہ احیاء السنہ ○ خانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ، فاروقہ 40040 ضلع سرگودھا
0301 / 0335-6750208
ehyaussunnah@gmail.com
www.ehyaussunnah.blogspot.com

نگران طباعت و اشاعت
ابوحماد (قاری) محمد عبید اللہ ساجدؔ
مہتمم مدرسہ احیاء السنہ، فاروقہ ضلع سرگودھا

خلیفہ مجاز
پیرِ طریقت عارفِ وقت
حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم

لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک اِن پتوں سے بھی ہوتی ہے

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
بالمقابل چڑیا گھر ● شاہراہِ قائد اعظم ● لاہور

انجمن احیاء السنہ
نصیر آباد ● باغبانپورہ ● لاہور

[1] ''شاہ'' بمعنیٰ ''سلطان''۔

فہرست

صحبتِ اہل اللہ کی اہمیت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور دوستوں کو جو تعلق عطا فرماتے ہیں وہ تعلقِ خاص موقوف ہے ’’صحبت‘‘ پر۔ کوئی کتنا ہی علامہ اور قابل ہو لیکن اگر اس کو اہل اللہ کی صحبت نہ ملے تو اہل اللہ نہیں ہوسکتا۔ علم کے باوجود کہیں نہ کہیں نفس کی شرارت داخل ہوجائے گی، اس لیے دین کو اللہ نے صحبت پر موقوف رکھا ہے۔ ایک لاکھ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ایک لاکھ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے بھی پیدا ہوجائیں لیکن قیامت تک صحابی نہیں ہوسکتے، اس لیے کہ سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا آفتاب اور بلب جتنے کروڑ ملین پاور کا تھا اب دنیا میں اس پاور کا کوئی بلب قیامت تک نہیں مل سکتا، لہٰذا اب کوئی صحابی نہیں ہوسکتا۔ اس لیے ہمارے اکابر کا جو یہ سلسلہ ہے کہ مختلف شہروں میں اور ملکوں میں جانا، کچھ دن وہاں قیام کرنا، مجلسیں کرنا، یہ حقیقت میں اسی صحبت پر عمل ہے۔ اسی بہانہ سے مستورات کو پردوں سے آواز تو پہنچتی ہے، یہ بھی ایک قسم کی صحبت ان کو حاصل ہے۔ (معارف ربانی: ۷۹، ۸۰)

کلماتِ توثیق

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی سیّد عبد القدوس ترمذی صاحب مدظلہم

(مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

برادر گرامی قدر قاری عبید اللہ ساجد زید مجدہم نے اپنے شیخ حضرت ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم کا اصلاحِ معاشرہ سے متعلق ایک نہایت مفید اور قیمتی وعظ احقر کو دے کر فرمائش کی کہ بندہ اس کا کوئی نام تجویز کرے تاکہ اسے افادۂ عام کے لیے جلد از جلد شائع کیا جاسکے احقر نے مطالعہ کے بعد اس کا نام ''اصلاحِ معاشرہ اور ہماری ذِمہ داری'' تجویز کردیا ہے۔ حق تعالیٰ اسے سب کے لیے نافع اور مفید بنائے اور حضرت ڈاکٹر صاحب مدظلہم کے فیض کو عام و تام بنائیں آمین۔

یاد رہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب نے یہ وعظ ۲۸/صفر الخیر ۱۴۳۰ھ کو بعد عصر جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا میں بیان فرمایا تھا۔ فقط

احقر عبد القدوس ترمذی غفرلہٗ

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۱۴۳۶/۶/۲۸ھ

یہی ہے راستہ اپنے گناہوں کی تلافی کا
تری سرکار میں بندوں کا ہر دَم چشمِ تر کرنا

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاثرات

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مدظلہم

(مہتمم جامعہ ابو ہریرہ، نوشہرہ، خیبر پختونخواہ)

الحمد لحضرۃ الجلالۃ و الصلوٰۃ و السلام علی خاتم الرسالۃ

حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام نے لوگوں کو دینِ مبین کی طرف بلانے کے لیے وعظ و نصیحت کو ذریعہ بنایا۔ حضرت شعیب علیہ السلام "خطیب الانبیاء" کے لقب سے ملقب تھے، خود محمد عربی ﷺ نے بھی کوہِ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو پکارا، جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ کے بعد اُمت کے علماء نے یہ ذمہ داری خوب نبھائی اور ان کے زریں مواعظ و خطبات کی وجہ سے دنیا میں رُشد و ہدایت کی روشنی پھیلی، ان میں بہت سے حضرات کے خطبات صفحۂ قرطاس کے ذریعے محفوظ ہو کر رہتی دنیا کے لیے پیامِ حیات بن گئے، اس زریں سلسلے کی ایک سنہری کڑی حضرت ڈاکٹر عبد المقیم صاحب بھی ہیں جو اپنے مرشد حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے عکسِ جمیل اور ان کے علوم و معارف کے امین ہیں۔

جامعہ حقانیہ ساہیوال (ضلع سرگودھا) میں ان کی کی گئی تقریر کو محمد ارمغان ارمانؔ صاحب نے مرتب کر کے "اصلاحِ معاشرہ اور ہماری ذِمہ داری" کے عنوان سے معنون کیا ہے اس بیان میں عارفِ وقت نے وقت کے سلگتے مسائل پر عارفانہ کلام کیا ہے، ہر بات دل سے نکلتی اور دل میں اُترتی محسوس ہوتی ہے اللہ تعالیٰ مخلوق کے لیے نافع اور مرتب کے لئے نجات کا وسیلہ بنائے، آمین۔

خانقاہ اشرفیہ (اختریہ مقیمیہ، فاروقہ ضلع سرگودھا) کے منتظم اعلیٰ مولانا ابو حماد عبید اللہ ساجد مدظلہ، نے اپنے ذوق حسنِ اشاعت اور جذبۂ دعوت و تبلیغ کے پیش نظر بہت ہی عمدہ لباس میں زیورِ

طباعت سے آراستہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ہر لحاظ سے مستحسن اور ہم فقیر طلبہ کے لئے باعثِ صد رَشک ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ، بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

عبدالقیوم حقانی

۱۶/رجب المرجب ۱۴۳۶ھ

۶/مئی ۲۰۱۵ء

گناہوں پر ندامت علامتِ قبولیت ہے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

ارشاد فرمایا کہ بزرگوں نے فرمایا کہ جس انسان کے پیٹ میں زہر چلا جائے اور اس کو قے ہو جائے، تو سمجھ لو اچھا ہو جائے گا۔ اسی طرح گناہ کر کے دل میں پریشانی ہو جائے اور رونے لگے، تو سمجھ لو اس نے قے کر دی۔

دو رکعات ''توبہ'' پڑھ کر اللہ سے رونے لگے، یہ علامت ہے کہ گناہ اس کو رَاس نہیں آیا۔ یہ علامت اس کے عنداللہ ''مقبول'' ہونے کی ہے۔ (اہل اللہ اور صراطِ مستقیم: ۱۴۰)

عرضِ مرتب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ، اَمَّا بَعۡدُ!

پیشِ نظر وعظ ''اصلاحِ معاشرہ اور ہماری ذمہ داری'' سیّدی و مرشدی قطب العالم شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے خاص تربیت یافتہ، فیض یافتہ، اجازت یافتہ پیرِ طریقت عارفِ وقت حضرتِ اقدس شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم کا ہے جو شیخ کے علوم و معارف کے ناشر بھی ہیں اور شیخ کے رنگ میں رنگے ہوئے بھی ہیں ؎

کسی بھی مرشد صادق پہ جو مرتا ہے اے اختؔر
یقیناً شوق سے پاتا ہے اک دن منزل جاناں

حضرت ڈاکٹر صاحب دامت برکاتہم کے بااعتماد خلیفۂ خاص حضرت قاری محمد عبید اللہ ساجد صاحب مدظلہٗ سے احقر جامع اکثر و بیشتر فون پر عرض کرتا رہتا تھا کہ اپنے شیخ کے مواعظ و ملفوظات پر کام شروع کیجیے، جب بھی موقع ملتا عرض کرتا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی نسبت مرشدنا حضرت والا مجدّدِ زمانہ قدس سرہٗ سے قائم ہے، چونکہ مرید باصفا کی جملہ مواعظ حسنہ درحقیقت فیضانِ شیخ و ترجمانِ شیخ ہوتی ہیں، اور احقر کے بار بار کہنے کا سبب اصلی بھی یہی بات تھی کہ حضرت والا مرشدی و محبوبی کے فیوض و برکات ''مواعظِ مُقیمیہ'' کی صورت میں عام ہوں گے۔ جواب میں محترمی قاری صاحب اپنی مصروفیات و اعذار کو سامنے رکھ کر فرماتے کہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ یہ کام لے لے۔ بالآخر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کی برکت سے دعاؤں کو قبول فرمایا اور محترم قاری صاحب کے قلب کو اس کام کی طرف متوجہ فرمادیا، اور پھر انہوں نے احقر سے اس سلسلہ پر کام شروع کرنے کے ارادہ کو عملی

جامہ پہنانے کا اظہار فرمایا اور احقر پر حسنِ ظن واعتماد فرماتے ہوئے سارا کام سپرد فرما دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج حضرت کا پہلا وعظ طبع ہو کر ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب مدظلہم فاروقہ ضلع سرگودھا اور اُس کے مضافات میں تین روزہ (مؤرخہ ۲۷ تا ۳۰ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ) اصلاحی سفر پر تھے، ۲۸ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۳ فروری ۲۰۰۹ء بروز منگل بوقت نمازِ عصر حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم کی دعوت پر ملک کی مشہور و معروف دینی درسگاہ ''جامعہ حقانیہ'' ساہیوال ضلع سرگودھا تشریف لے گئے اور بعد نمازِ عصر ایمان افروز بیان فرمایا، جس میں طلباء، علماء، دین دار طبقہ اور عامۃ الناس کافی تعداد میں موجود تھے۔

اس وعظ میں حضرت ڈاکٹر صاحب مدظلہم نے معاشرے میں وضع قطع اور لباس وغیرہ میں خدا کے نافرمان بندوں کی پیروی اور تربیتِ اولاد میں غفلت کے بڑھتے ناسور پر بہت ہی دردانگیز گفتگو فرمائی، اصلاحِ نفس، اللہ والوں سے اصلاحی تعلق قائم کرنے اور شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین فرمائی اور ترغیب وشوق پیدا کرنے کے لیے اکابر کے واقعات بھی سنائے۔ حضرت کے ایک ایک لفظ سے حضرت والا قدس اللہ سرہٗ کی نسبت، فیض اور دردِ دل جھلک رہا تھا۔

اِفادۂ عام کی غرض سے اس بیان کو ٹیپ سے نقل کیا گیا۔ اوّلاً حضرت ڈاکٹر صاحب کے رُوحانی پوتے حافظ محمد دلشاد حبیب صاحب سے قاری صاحب نے نقل کروایا۔ کچھ وجوہات کی بناء پر احقر جامع کو اَز سرِ نو بیان ٹیپ سے نقل کرنا پڑا، پھر عنوانات وحوالہ جات وغیرہ سے مزین کر کے نظرِ ثانی کے لیے حضرت ڈاکٹر صاحب مدظلہم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضرت نے ملاحظہ فرما کر الفاظ کی کمی وبیشی کے اختیار دینے کے ساتھ چھاپنے کے لیے اجازت بھی دے دی، فَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

اللہ تعالیٰ اس وعظ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نواز کر اُمتِ مسلمہ کے لیے نافع فرمائیں اور حضرت کو کامل صحت وعافیت عطا فرمائیں۔ آمین۔

خاکپائے اختر ومظہر
محمد ارمغان ارمان
۱۶ / جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ

اصلاحِ معاشرہ اور ہماری ذمہ داری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ، اَمَّا بَعۡدُ!

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا کروڑوں کروڑ بار شکر اَدا کرتا ہوں کہ اللہ نے ہمیں اَشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا ہے۔ پھر کروڑوں کروڑ بار شکر اَدا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بن مانگے، بغیر کسی اَپیل (Appeal) اور بغیر کسی درخواست کے اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی کے تاج سے ہمارے سروں کو زینت بخشی۔ پھر کروڑوں کروڑ بار شکر اَدا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے علمائے حق سے جوڑ دیا، یہ تھوڑی بڑی نعمت ہے! اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا جتنا بھی شکر اَدا کیا جائے کم ہے۔ پھر کروڑوں کروڑ بار شکر اَدا کرتا ہوں اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکیم الامت مجدد الملّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کے سلسلے سے جوڑ دیا، یہ اتنا بڑا اِعزاز ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر اَدا کیا جائے کم ہے۔

اس سلسلے کی برکتیں، آہ آہ آہ، بس سوچتا ہوں تو جھوم جاتا ہوں کہ ایسے سلسلے سے جوڑا کہ مجھ جیسا ناکارہ، نِکمّا، پکّا دُنیادار آدمی، اور مجھے اللہ تعالیٰ نے کس جگہ لاکر بٹھا دیا! اور سلسلے کی طرف پیچھے دیکھو تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جن کے فیوض و برکات کا ایک نمونہ آپ کی خدمت

میں پیش کرتا ہوں۔

سلسلۂ امدادیہ اور شیخ سے تعلق کی برکت کا ایک واقعہ:

ایک دُنیادار آدمی حضرت کی خدمت میں آیا اور کہا کہ: حضرت! آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونا چاہتا ہوں لیکن آزاد بھی رہنا چاہتا ہوں، یعنی میری ایک شرط ہے کہ آپ نے مجھے پابند نہیں کرنا کسی بات پر کہ پانچ وقت کی نماز پڑھو، روزے رکھو، یہ کرو اور وہ کرو، مجھ سے نہیں ہوگا یہ سب، اور بیعت بھی ہونا ہے۔ اب دیکھئے! کتنی عجیب بات ہے، کتنی عجیب شرط ہے! حضرت نے کہا: اچھا! پھر ایک شرط میری بھی ہے۔ کہا: جی وہ کیا؟ فرمایا: میری شرط یہ ہے کہ کچھ ذکر بتاؤں گا وہ ذکر کرلیا کرنا، جب دو تین باتیں اپنی منوا رہے ہو تو ایک میری بھی تو مانو۔ ''ٹھیک ہے جی، منظور ہے'' اس نے جواب دیا۔

صبح کا وقت ہوا، آنکھ کھلی، منہ دھویا تو خیال آیا کہ ''ہاتھ منہ تو دھولیا، رہ کیا گیا؟ یار! وضو ہی کر لو''۔ وضو کرلیا۔ ''یار! وضو کرلیا، تو اب کسر کیا رہ گئی ہے؟ ذکر بعد میں کرلیں گے پہلے اللہ کے حضور سجدہ ہی دے دیں، فرض ہی پڑھ لیں''۔ نماز کے لیے مسجد میں چلا گیا اور فجر پڑھ لی، ذکر کے لیے بیٹھا۔ ظہر آئی تو پھر بے چینی شروع ہوئی کہ ''یا اللہ! یہ تو نے مجھے کن چکروں میں ڈال دیا، میں تو آزاد رہنا چاہتا تھا اب یہ بے چینی کس بات کی ہے؟'' پھر وضو کیا، نماز کے لیے مسجد میں چلا گیا اور ظہر پڑھ لی۔ دِن بھر کی پانچوں نمازیں اسی طرح ایک ایک کر کے پڑھیں۔ گزشتہ رات بیعت ہوا اور اگلے دن کی ساری نمازیں پڑھ لیں، اور ایسی پڑھی گئی کہ پھر پڑھتے ہی گئے، پکّے نمازی ہو گئے، سُبْحَانَ اللہ۔ ڈاڑھی بھی خود بخود رکھی گئی، روزے بھی رکھے گئے، اور گناہ کی طرف میلان بھی نہ ہوا۔ یہ ہے برکتِ مرشد! یہ ہے اس سلسلے کی برکت۔

حضرت کا سلسلہ میں داخل ہونا اور تہجد پڑھنے کیلئے بے چین ہو جانا:

میں جب اسکول کالج کے زمانے میں تھا تو سنا کرتا تھا کہ ایک سلسلہ ایسا بھی ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ''تہجد'' پڑھوا دیتے ہیں، اور پڑھواتے بھی زبردستی۔ ''اچھا بھئی ہوگا ایسا سلسلہ!'' جب خود سلسلہ میں داخل ہوا، تو رات کو اُس مخصوص وقت میں ''کمر'' میں چین نہیں رہتا تھا، درد شروع ہو

جاتی تھی، درد کو سکون تب آتا تھا جب میں اُٹھ کر بیٹھ جاتا، اور پھر ساڑھے تین، تین بجے اُٹھ کر صبح تک تہجد پڑھتا۔ یہ ہے اس سلسلے کی برکت! اللہ اللہ!

مولانا رشید احمد گنگوہی کی بیعت اور تہجد پڑھنے کا واقعہ:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ: حضرت! بیعت فرمالیں، لیکن تہجد نہیں پڑھوں گا، سارا دِن بچوں کو پڑھاتا ہوں تہجد نہیں پڑھوں گا۔ خادم سے کہا کہ ان کی چارپائی میری چارپائی کے ساتھ بچھا دینا، مزید کچھ نہیں کہا۔

جب تہجد کا وقت ہوا تو حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دَبے پاؤں اُٹھے، دَبے پاؤں جوتیاں پہنیں، جا کر وضو کیا اور مصلّٰی پر کھڑے ہو گئے۔ مولانا کن اَنکھیوں سے دیکھ رہے تھے؛ ''میرا شیخ کھڑا ہوا ہے اللہ کی بارگاہ میں، تو آج میں بھی اس کا مزا دیکھوں کیا ہے؟'' وضو کیا، حاجی صاحب کے ساتھ ہی مصلّٰی بچھا لیا۔ اور اُس دن سے لے کر زندگی کے آخری دن تک تہجد نہیں چھوڑی۔ اللہ اللہ!

بھائی! یہ باتیں تو بہت ساری ہو جائیں گی، آپ سے ایک دو باتیں عرض کرنی ہیں۔ چونکہ علماء کا بھی مجمع ہے اور اِس میں سلسلہ کے خاص الخاص لوگ بھی تشریف فرما ہیں، اس لیے جو بات عرض کرنی ہے وہ ذرا غور سے سنیں! جس دَور سے ہم گزر رہے ہیں فتن کا دَور ہے، اور فتنے بھی اِس طرح سے ٹپک رہے ہیں کہ حق کی پہچان مشکل ہو گئی ہے۔ ایسے میں علماء کا اور صلحاء کا کیا کردار ہونا چاہئے؟

دَورِ فتن میں ہمارا طرزِ عمل اور دعوتِ فکر:

مغرب ہمارے مشرقی لوگوں کے ذہنوں سے مذہب کی محبت کھرچ کھرچ کر نکالنا چاہ رہا ہے، مذہب کے ساتھ جڑنا اور مذہب کے ساتھ وابستگی کو ختم کرنے کے لیے نئے نئے ڈھنگ استعمال کر رہا ہے۔ دنیا بھر کا میڈیا چاہے اَلیکٹرانک میڈیا ہو یا پرنٹ میڈیا، سب اُن کے مکمل کنٹرول میں ہے، اور وہ اس انداز سے ہمارے ذہنوں میں مغربیت لا رہے ہیں کہ اگر غور کریں اور اپنے گرد و پیش دیکھیں، بلکہ گرد و پیش کیا اپنے گھر میں دیکھیں! کہ ہمارے بچے شلوار اور قمیض کے مقابلے میں ''شرٹ اور پتلون'' کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ ہماری وہ عورتیں جو یکّے (ٹانگے) میں بیٹھ کر پیچھے پَردہ لگواتی

تھیں، پھر بُرقعہ پہن کر یکّے میں بیٹھتی تھیں، آج ایسا کوئی یکّہ آپ نے دیکھا ہے؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے ایک نہیں بے شمار یکّے ایسے دیکھے ہیں کہ جن کے پیچھے کپڑا لٹکا ہوا ہے اور بیچ میں پردہ لٹکا کر خواتین بیٹھی ہوتی تھیں۔ آج ایسا دَور ہے کہ ہماری ہی عورتیں بال کھول کر بُرقعے اور دُوپٹے کے بغیر اپنے باپ یا اپنے بھائی یا اپنے شوہر کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھ کر جارہی ہیں، اور انہیں بالکل احساس نہیں کہ ہم کیا کررہے ہیں؟

آج ہر آدمی شاکی ہے اس بات کا کہ ہمارے گھر کا چین اُٹھ گیا، ہمارے گھر کا سکون تباہ ہو گیا، اطمینان اور سکون نام کی چیز ہمارے گھروں میں ناپید ہو گئی، کسی کو کوئی پریشانی ہے، کسی کو کوئی پریشانی ہے، ہر گھر میں لڑائی، فساد، دَنگا ہے، حالت ملک کی بھی یہی ہے، اور کسی کو یہ خیال نہیں آرہا کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ مسلمان تو ایسے دین کے داعی ہیں، ایسے دین کے پیروکار ہیں، جو سکون اور اطمینان کی دولت کو دوسروں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس پر تھوڑی سی دعوتِ فکر دیتا ہوں کہ میرے ساتھ مل کر غور کیجیے۔

میرے عزیز دوستو! مجھ سمیت ہم سب کا حال یہ ہے کہ ہم بُرائی دیکھتے ہیں اور بھول جاتے ہیں، نظرانداز کردیتے ہیں، بس اتنا شکر کرلیتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے میں اس میں مبتلا نہیں۔ یہ علماء اور صلحاء کی بات ہے، عام لوگوں کی کیا بات کروں؟

ایک بستی پر اللہ کا قہر و غضب:

ایک روایت حدیث میں آئی ہے جس کا مفہوم ہے، آپ علماء ہیں آپ کے سامنے میں کیا کہوں! کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم جاری ہوا کہ فلاں بستی کو اِس طرح اُٹھاؤ کہ آسمان تک آ جائے اور اس کے بعد اس کو اُلٹ دو۔ جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: یا اللہ! اس بستی میں ایک نیک بندہ بھی رہتا ہے جو ہر وقت تیرا نام لیتا ہے، تیرا ذکر کرتا ہے، تیری عبادت کرتا ہے، تیرے رسول کو مانتا ہے، تیری کتابوں کو مانتا ہے، اُس کو بھی پلٹ دوں؟

اللہ فرماتے ہیں: اُس کو بھی پلٹ دو، اس لیے کہ وہ بُرائی ہوتے دیکھتا ہے اور اُس کے ماتھے

پر بل نہیں آتا، اُس کے دل میں کُڑھن پیدا نہیں ہوتی، اُس کے دل میں سُڑھن پیدا نہیں ہوتی کہ یہ کیوں ہورہا ہے؟ آج ہمارے گھر میں سب کچھ ہورہا ہے، اور ہمیں سُڑھن اور کُڑھن نہیں ہوتی۔

میرے عزیز دوستو! آج ہماری عورتیں بھی سروں کو بغیر ڈھانکے اور بغیر برقعے کے نکلتی ہیں، یہ عورتیں ہماری ہی ہیں اور ہمیں کوئی فکر نہیں؟ روک ٹوک کا وہ انداز، وہ اختیار جو ہمیں ربِّ کریم نے عطا فرمایا ہے کہ تم اس گھر کے ذمہ دار ہو اور تمہارے ماتحت رہنے والے جتنے لوگ ہیں اُن کے بارے میں تم سے پوچھ ہوگی۔ ہم نے وہ جذبہ نکال دیا اَن دیکھے ہاتھوں نے جو ہمارے دماغوں کو میڈیا کے ذریعے کنٹرول کررہا ہے، وہ جذبہ نکال دیا۔ اپنے بچوں کو ٹائٹ اور فٹ پتلون (یعنی جسم کے ساتھ چپکی ہوئی تنگ) ایسی پتلون پہن کر دیکھنے سے ہمیں تکلیف نہیں ہوتی، بلکہ آگے سے کہتے ہیں کہ: ''بچہ ہے کوئی گل (بات) نہیں، آپی وَڈّا ہوئے گا، تے سمجھ جائے گا'' (یعنی خود ہی بڑا ہو کر سمجھ جائے گا)۔ بلکہ ہماری خواتین ایسے لباس اپنے بچوں کو پہناتی ہیں جن کا ہماری روایات سے، ہمارے مذہب سے، ہمارے اخلاق سے کوئی تعلق نہیں، وہ قدریں مغرب سے آرہی ہیں، وہ ہوائیں مغرب سے آرہی ہیں، اور خوش ہوتے ہیں کہ کیا بات ہے۔

تربیتِ اولاد میں طرزِ مغربیت ایک لمحۂ فکریہ:

''امی'' اور ''ابو'' نام کے دونوں لفظ ہم نے اپنے گھروں سے نکال دیئے اور اُس کی جگہ ''مَمّا، پَپّا، ڈَیڈی''، ان کو گھر میں آنے کی اجازت دی اور مما پپا کہلا کر خوش ہوئے۔ امی اور ابو جیسا پیارا لفظ ہم نے اپنے گھر سے نکال کر باہر گلی میں پھینک دیا، اور پھر ہمارے ماتھے پر بل نہیں آتا! مما اور پپا کہلا کر خوش ہوتے ہیں۔ اپنی قدروں کو، اپنی روایات کو، اپنے مذہبی احکامات کو پامال کرتے ہیں اور ہونٹوں کو ہمارے مہر لگ گئی۔ ماں جو بچے کی تربیت میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے وہ بچے کو انگریزی کے لفظ "Mouth, Teeth, Hand" تو سکھاتی ہے، لیکن اپنی قومی زبان ''اُردو'' اور مذہبی زبان ''عربی'' کے لفظ نہیں سکھاتی۔

مغرب نے ہمارے دماغوں میں یہ بٹھا دیا کہ تم ترقی یافتہ نہیں ہوسکتے جب تک ہمارا کلچر نہیں

اَپناؤ گے۔ اپنے کلچر کو چھوڑ دو، ہمارے کلچر کو اَپناؤ۔ اور ہم اُن کا کلچر اَپنا کر خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ہمارا کلچر کیا تھا؟ بچے کا قرآنِ پاک مکمل ہوا، آج سورۂ بقرہ مکمل ہوئی، اُونٹ ذبح کرواؤ اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو کھلاؤ، اس لیے کہ سورۂ بقرہ کی تکمیل ہوئی ہے، قرآنِ پاک مکمل پڑھ لیا بچے نے، ناظرہ بھی پڑھا، آج دعوت کا اہتمام ہے۔ ان باتوں سے ہم دُور ہو گئے، اور شادی کی سالگرہ، بچے کی سالگرہ پر کھلے دل سے پیسہ خرچ کرتے ہیں، تحائف دیتے بھی ہیں تحائف لیتے بھی ہیں۔ کیا میرا آپ کا فرض نہیں بنتا کہ ہم اس کے آگے بند باندھنے کی کوشش کریں؟

میرے عزیز دوستو! عبادات اپنی جگہ، اِن کی فرضیت کا انکار ہمیں کفر کی طرف دھکیل دے گا۔ اور صلحاء والی شکل وصورت اختیار کرنا اپنی جگہ، اس کا آج بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ اَجر ہی ملے گا اور مقام بھی ملے گا۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اس بات پر پکڑ نہ ہو جائے کہ تمہارا پوتا وہ مغربی کلچر میں ڈوبا ہوا تھا، تم نے اپنے اختیار کو استعمال کیوں نہیں کیا؟ تمہاری بہو، تمہاری بیٹی بغیر پردے کے گھر سے نکلتی تھی، تم نے کیوں منع نہیں کیا؟ میں کہا کرتا ہوں کہ جو عورت برقعہ اُتار کر چادر لپیٹنے لگے اس طرح (اشارہ کر کے بتاتے ہوئے)، یہ عنقریب دُوپٹے سے فارغ ہو جائے گی، یہ پہلا قدم ہے اپنے بڑوں کو مطمئن کرنے کا کہ ہم نے چادر لپیٹ لی، منہ لپیٹ لیا۔ پھر وہ دُوپٹہ یہاں سے یہاں تک آئے گا، پھر وہ یہاں سے یہاں آ جائے گا، پھر یہاں آ جائے گا (حضرت نے ہاتھ کے اشارہ سے بتلایا)، اور پھر گلے میں ایک رَسّی کی طرح پڑا ہوا میرا آپ کا منہ چڑائے گا، کہ لو! تم مجھے سبق پڑھا لو۔

بھائی! عمل کی بات ہے، آج یہاں جتنے بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں نہیں بلکہ میں کہتا ہوں پکے دُنیا دار آدمی جو دِن رات اپنا مال کمانے میں لگے ہوئے ہیں جائز اور ناجائز کی، حرام اور حلال کی تمیز نہیں رکھتے، ان میں بھی یہ بات ہے کہ وہ برطانیہ کو اور اَمریکہ کو اور مغربی ممالک کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن ناپسند کرنے کے باوجود اُن کے کلچر کو اَپنا رہے ہیں اور اپنے کلچر کو بھول گئے، یہ فکر کی بات ہے! اس میں بھائی کچھ کچھ حصہ اپنا ڈالو، اُس بات سے بچ جاؤ کہ کہیں تم سے یہ نہ پوچھا جائے کہ تم نے کیا کیا؟ تم نے اپنے بیٹے کو، اپنے پوتے کو، اپنے نواسے کو، اپنی بیٹی کو تم نے کیوں نہیں سمجھایا؟ سمجھانے کی کوشش

کیوں نہیں کی؟ روک ٹوک کر کے دیکھو!

دردِ دل، فکرِ اصلاح اور اہتمامِ دُعا کی تلقین:

باتیں تو بہت ساری ہیں، لیکن تھوڑی سی توجہ! کبھی کبھی میں اپنے آپ کو سمجھاتا ہوں، اپنے بھائیوں کو سمجھاتا ہوں، اپنے عزیز و اقارب کو سمجھاتا ہوں، اپنے حلقے میں جہاں بیٹھتا ہوں وہاں اس کا تذکرہ کرتا ہوں اور اس کا رونا روتا ہوں، نیت یہی ہوتی ہے کہ کچھ نہ ہو تو کم از کم اس اجتماعی روّیے پر کُڑھن اور کُڑھن تو ہونی چاہئے۔ اُمتِ مسلمہ کس طرف کو جارہی ہے اور اُمت کو کیا مل رہا ہے؟ آج ہم کس حالت میں ہیں؟

اپنے لیے دعا کیجیے، اپنے گھر کے لیے دعا کیجیے، پوری اُمتِ مسلمہ کے لیے دعا کیجیے۔ آپ صاحبِ نسبت لوگ ہیں، آپ کا کسی نہ کسی بزرگ سے تعلق ہے، آپ کسی نہ کسی بزرگ سے جڑے ہوئے ہیں۔ اللہ آپ کو رات کے اندھیروں میں اُٹھنے کی توفیق دے اور اللہ کا دروازہ کھٹکھٹانے کی توفیق دے۔ اللہ سے مانگا کرو کہ:

''یا اللہ! اس اُمتِ مسلمہ پر رحم فرما''۔

یہ مانگنا چاہئے اور اس پر سوچنا چاہیے کہ ہم کس طرف جارہے ہیں؟ جانا ہم نے کدھر تھا، جا کدھر رہے ہیں؟ اس ''جانا'' کی رفتار کو کم کر کے اس کا رُخ موڑنے کی فکر کیجیے۔ ہم سفر اُلٹا کرنے لگے ہیں، منزل ہماری اِس طرف تھی (دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے)، بھاگ ہم اُس طرف رہے ہیں (بائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے)۔ تو اُس بھاگ دوڑ کو ذرا نکیل ڈال کر روکیے، اُس دوڑ کو روک کر پھر اُس کا رُخ بدل لیجیے، اس پر وقت لگے گا۔ رُخ بدل کر صحیح منزل کی طرف پیدل ہی چلنا شروع کر دیں، نہ دوڑیں، پیدل ہی چلنا شروع کر دیں، لیکن خیال تو ہو، ہمیں پتا تو چلے کہ ہم نے جو ایک قدم اُٹھایا منزل کی طرف وہ کم ہو گیا ہے۔ اس وقت تو ہم دوڑ رہے ہیں، کوئی کاروں میں دوڑ رہا ہے، کوئی جہازوں میں دوڑ رہا ہے، جا رہا ہے ایک ہی طرف۔ بھائی! اس سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں سارے اعمال رکھے رہ جائیں اور ہمارا اسی پر سوال و جواب شروع ہو جائے، تو کیا ہوگا؟

اکابر و اسلاف کی محنتوں کے ثمرات:

ہمارے بزرگوں نے دین کو ہمارے اندر ٹھوک ٹھوک کر داخل کیا ہے کہ باوجود کوشش و بسیار کے کفار ہمارے اندر سے مذہبیت کو نکال نہیں سکے، اللہ کا شکر ہے جنھوں نے ایسی ایسی مثالیں دے کر ہم کو بات سمجھائی ہے۔ حضرت تھانوی کے بڑے لاڈلے خلیفہ حضرت مجذوبؒ علیہ الرحمۃ کے دو تین شعر ہیں جو ہمارے گھروں کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ ؎

ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم
چپکے چپکے رفتہ رفتہ دم بدم
سانس ہے اِک رہروِ ملکِ عدم
دفعتًہ اِک روز یہ جائے گا تھم
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے (مراقبہ موت صفحہ:۴۰)

کام کریں گے تو بات بنے گی۔ سب چیزیں اپنی جگہ، لیکن کچھ اس کا فکر اپنے دل ودماغ پر طاری کریں۔

اپنی وضع قطع اور لباس درست کیجئے:

گھر میں بچہ تنگ پتلون پہنے، اُسے شلوار پہننے کی پیار سے ترغیب دیں؛ کہ بیٹا! یہ اُن کا لباس ہے جنہیں ہم پسند نہیں کرتے، بیٹا یہ اُن کا لباس ہے جو مَغْضُوْب ہیں اور ضَآلِّیْن ہیں، بیٹا یہ اُن کا لباس ہے جنہیں ہم وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہہ کر اللہ سے نہیں مانگتے، اللہ سے کہتے ہیں ہمیں ان کا راستہ نہ دِکھانا۔ اور اللہ سے مانگتے ہیں اور ہر رکعت میں مانگتے ہیں کہ: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ یا اللہ! ہمیں صراطِ مستقیم دِکھا۔ کن کا؟ نبیین کا، صدیقین کا، صالحین کا اور شہداء کا۔ جن کا راستہ مانگتے ہیں اُن کا لباس اختیار کرو، اُن کی شکل وصورت اختیار کرو۔ جن کا راستہ اللہ سے طلب کرتے ہیں، درخواست کرتے ہیں، روزانہ مانگتے ہیں، ہر رکعت میں مانگتے ہیں، کوشش کریں کہ ہم اُس راستے کو ظاہری طور پر

اَپنالیں، جو بات ہمارے بس میں ہے وہ تو کرلیں۔ تو ظاہری لباس اُن کا اپنالیں، اُن کی وضع قطع اَپنا لیں، اُن کی شکل وصورت اَپنالیں۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ اُن کا راستہ نہ دِکھانا جو مغضوب ہیں اور ضالین ہیں۔ اور مغضوب اور ضالین آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ کون کون لوگ ہیں اُن میں؛ یہود ہیں، ہنود ہیں، نصاریٰ ہیں۔ بتایئے! مانگتے کیا ہیں اور کرتے کیا ہیں؟

دوسرا کام پردے کیلئے تھوڑی سی مہم چلائیں اور اُس مہم کا آغاز اپنے گھر سے کریں۔

اسلام میں پردہ کی اہمیت:

عورت سرتاپا "عورت" ہے، اُس کے بال بھی عورت، اُس کے قدم بھی عورت، اُس کا جسم بھی عورت، اُس کے کپڑے بھی عورت۔ اُس کو تو حکم دیا گیا ہے کہ نماز پڑھو گھر کے اندر، دُور، بالکل اندر کمرہ ہو اُس میں پڑھو جس میں اندھیرا ہوتا ہے، اور جسم کا ایک بال تمہارا نظر نہ آئے، یہاں تک دُوپٹہ اَوڑھ کر پھر اللہ کے حضور حاضر ہو، اللہ کے حضور حاضری میں تو اہتمام اسی طرح ہو جاتا ہے، کرلیتی ہے عورت، لیکن جب باہر نکلتی ہیں تو پھر سب کچھ چھوڑ دیتی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ

(مشکوۃ، کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبة)

جو دیکھتا ہے اُس پر بھی لعنت، اور جو اپنے آپ کو دِکھانے کے لیے پیش کرتی ہے اُس پر بھی لعنت۔ اب لعنت کی پھٹکار کہاں کہاں پر؟ ہر قدم پر۔ آپ یہاں سے بازار سڑک تک چلے جائیں، کم از کم دس دفعہ نظر غیر محرم عورت پر پڑتی ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمارا تعلق اُن بزرگوں سے ہے اور اُس دینِ متین سے ہے جو کامل واَکمل ہے۔

سب سے بہترین عورت کون؟

ایک روایت کا مفہوم ہے کہ حضور ﷺ کی مجلس میں ایک دفعہ یہ بات چھڑی کہ سب سے بہترین عورت کون سی ہے؟ کسی نے کچھ کہا، کسی نے کچھ کہا، حضور ﷺ سنتے رہے اطمینان کسی کے جواب سے نہیں ہوا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے، اپنے گھر گئے اور بی بی فاطمہ کو بتایا کہ

حضور نے یہ سوال کیا ہے اور طرح طرح کے جواب آرہے ہیں، لیکن حضور ﷺ کو اطمینان نہیں ہو رہا۔

خاتونِ جنت فرماتی ہیں کہ آپ نے یہ کیوں نہیں کہہ دیا کہ سب سے بہتر عورت وہ ہے جس نے غیر محرم کو کبھی دیکھا نہ ہو اور نہ غیر محرم مرد کو اپنا چہرہ دِکھایا ہو، یعنی دیکھنے بھی نہ دیا ہو کسی کو، سب سے بہتر وہ ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور تیزی سے واپس مجلس میں گئے اور حضور ﷺ سے فرمایا کہ حضور! میں عرض کروں؟ جی بتاؤ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاتونِ جنت کا یہی جملہ دُہرا دیا۔ ''علی! تمہیں کس نے یہ بات بتائی؟'' حضور! فاطمہ نے بتایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے، میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

آج اُس کی پیروکار عورتیں، اُس کو خاتونِ جنت ماننے والی عورتیں، ایسی خاتونِ جنت جس کی ایک ایک معاملے میں تقلید ہماری عورتوں پر آج ضروری ہے۔ اور آج ہماری عورتوں کو پتا نہیں چلتا کہ ہم پر لعنت برس رہی ہے، یہ لعنت اسی لیے برس رہی ہے کہ لعنت کو ہم دعوت دے رہے ہیں۔ مرد اپنی جگہ پر، عورتیں اپنی جگہ پر سب کے سب لعنتوں کو سمیٹنے پر لگے ہوئے ہیں، اور پھر کہتے ہیں کہ ''اللہ ہمیں بھول گیا ہے، ہم اللہ کی لاڈلی اُمت ہیں''۔ یہ جملہ تو یہود بھی کہا کرتے تھے کہ ''ہم اللہ کی بہت لاڈلی اُمت ہیں''، یہی جملہ ہم نے کہنا شروع کر دیا۔

آہ! ہم نے اپنے اعمال کی طرف دیکھنا چھوڑ دیا، اپنے کردار کی طرف، اپنے احوال کی طرف ہماری نظر نہیں کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟

اللہ سے مانگنے اور شریعت پر عمل پیرا ہونے کی تاکید:

میرے عزیز دوستو! بس آج سے صرف دو کام شروع کر دیں، ایک تو اُمتِ مسلمہ پر رحم کی درخواست اپنے ربِّ کریم سے رات کی تنہائی میں کیا کریں، اللہ سے رحم بھی اُمت کے لیے مانگیں، اللہ کا کرم بھی اُمت کے لیے مانگیں، اللہ کا فضل بھی اُمت کے لیے مانگیں اور اللہ سے معافی بھی مانگیں کہ یا اللہ! اس اُمت کو بخش دے، اس کی کوتاہیوں کو نظر انداز فرما دے۔

اور بھائی! صرف مانگنے سے بات نہیں بنے گی، اِدھر مانگو اُدھر ڈانٹ لگاؤ، بیٹی کو دیکھو غلط

لباس ہو تو بیٹی کو ڈانٹ لگاؤ، بہو کو دیکھو تو بہو کو ڈانٹ لگاؤ، بہن کو دیکھو تو بہن کو ڈانٹ لگاؤ، جس پر تمہارا اثر ہو سکتا ہے اُس پر تو نکیر کرو۔ اور اگر نکیر نہیں کرو گے تو اندیشہ ہے سخت پوچھ ہو گی، اور ہمارے پاس جواب نہیں ہو گا۔ ہماری حالت یہ ہو گی کہ بس دیکھ رہے ہیں اور منہ میں زبان نہیں۔

میرے عزیزو، دوستو! ہم لُٹ رہے ہیں، ہم پِٹ رہے ہیں اور مارنے والے وہ ہیں جو مغضوب اور ضالین ہیں، اور پِٹ اس لیے رہے ہیں کہ اُن کی اَداؤں کو ہم پسند کرتے ہیں اور صحابہ کی اَداؤں کو پسند نہیں کرتے، انبیاء کی اَداؤں کو پسند نہیں کرتے۔ انبیاء اور صادقین اور صالحین اُن کی اَداؤں پر مَر مٹنے کا دعویٰ تو بہت کرتے ہیں، لیکن عمل نہیں کرتے۔ یارو! عمل کا وقت ہے۔

توبہ واستغفار کا اہتمام اور ذکر کرنے کا طریقہ:

میرے عزیزو، دوستو! اگر غور کریں تو ہمارے دل آلودہ ہیں، دلوں کی صفائی نہیں ہے۔ دلوں کی صفائی، دلوں کی گندگی، دلوں کی آلائش اس کو صاف کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے؛ توبہ استغفار کیا جائے اور اللہ کا ذکر کیا جائے، اور ذکر بھی پھر رسمی نہ کیا جائے ڈوب کر کیا جائے۔ ایسے ڈوب کر کیا جائے کہ اللہ کی ذات اور اُس کی صفات، اس کی تجلیات، اس کے انوارات اور اس کے برکات محسوس ہوں۔ حضرت مجذوبؒ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ؎

دِل مرا ہو جائے اک میدانِ ہُو غیر سے بالکل ہی اُٹھ جائے نظر
تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو تُو ہی تُو آئے نظر دیکھوں جدھر

اور مرے تن میں بجائے آب و گِل
دردِ دل ہو دردِ دل ہو دردِ دل

اتنا ڈوب جائے، اتنا ڈوب جائے کہ اللہ کے سوا کچھ نظر ہی نہ آئے، کچھ نظر نہ آئے، جسم کا رُواں رُواں پکار اُٹھے۔ یا اللہ! ؎

تجھ سے دَم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو
اور تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو

دل میں تیری یاد لب پر نام ہو
عمر بھر اب تو یہی بس کام ہو

دیکھو! مانگا تو کیا مانگا، سبحان اللہ!...... یا اللہ!

تجھ کو تجھی سے مانگتا ہوں

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ان کا ایک شعر بھی سن لو

تُو کر دے بے خبر ساری خبروں سے مجھ کو
الٰہی رہوں اِک خبردار تیرا
کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ مانگتا ہے
الٰہی ہیں تجھ سے طلب گار تیرا

ہمارے بزرگوں نے کمی نہیں کی، ٹھوک ٹھوک کر ہمارے اندر جذبہ بھرا ہے، ہمیں تعلیمات دی ہیں، اُن تعلیمات کو ہم بُھلا دیں یا نظر سے ہٹا دیں تو اُس میں ہمارا قصور ہے، ہماری بدقسمتی ہے۔ اللہ نے تو بہت دیا، اللہ کے ولیوں نے خوب سکھایا۔

حضرت تھانوی کی قبر مبارک کی زیارت:

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ، اللہ اُن کی قبر کو نور سے بھر دے، بہت کم لوگ ہیں اس مجمع میں جنھوں نے حضرت کی قبر کی زیارت کی۔ اللہ کا شکر ہے میں ابھی دو سال ہوئے حاضری دے کر آیا ہوں۔ اُس وقت میں بے قرار ہو گیا جب یہ خبر سنی کہ حضرت کی قبر کی بے حرمتی ہوئی، اللہ نے اُنھی دنوں میں میرے جانے کا انتظام کیا اور میں حضرت کی قبر پر حاضر ہوا۔ حضرت کی ایک ایک بات سونے کے لفظوں سے لکھنے والی ہے، یقین جانئے!

حضرت مفتی محمد حسن امرتسری اپنے شیخ کی مجلس میں:

ایک بات مجھے یاد آ گئی مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ حضرت تھانوی کے اَجل خلفاء میں سے ہیں، جامعہ اشرفیہ کے بانی تھے۔ میرے پاس اُن کے بیٹے حضرت مولانا مفتی عبید اللہ صاحب

تشریف لایا کرتے ہیں خانقاہ میں، اور ایک ڈیڑھ گھنٹے کی مجلس میں مجھے نہال کر کے چلے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے ایک دفعہ بتایا کہ میرے ابّا حضرت تھانوی سے بات نہیں کیا کرتے تھے، صرف سنتے تھے، حضرت مجلس میں کان بن کر بیٹھتے تھے زبان کو بند کر لیتے تھے، میں نے اپنے والد سے خود سنا کہ ساری زندگی میں حضرت تھانوی سے دو دفعہ یا تین دفعہ بس مخاطب ہوا ہوں گا۔ جب کوئی بات پوچھنی ہوتی تھی لکھ کر حضرت کی خدمت میں رُقعہ پیش کر دیتا تھا حضرت اُسی پر جواب لکھ کر دیتے تھے۔ بولنے کی نوبت ہی نہیں آتی تھی۔ ہمیں تو یہی سبق دیا تھا کہ اللہ والوں کی مجلس میں جب جاؤ تو پورے کان بن کر جاؤ؛ دِل بھی کان ہوں، ہاتھ بھی کان ہوں، یہی کان نہیں پورا جسم کان بن جائے، بیٹھ کر سنا کرتے تھے۔

''پیر'' جیسی نعمت کا شکر ادا نہیں ہوسکتا:

وہ کہنے لگے کہ ایک دن ہمارے ابّا بولے اور خوب بولے۔ کہنے لگے کہ حضرت! اگر مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ ایک کروڑ سال کی عمر دیں اور میں پورا کا پورا کروڑ سال اللہ کے سجدۂ شکر میں گزار دوں کہ اُس نے مجھے آپ جیسا پیر دیا ہے، تو میں شکر اَدا نہیں کر سکتا۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے ایک دو لمحے توقف فرمایا اور پھر کہا: ''محمد حسن! تمہیں یہی سمجھنا چاہیے''۔

اور دوسری بات یہ کہی کہ: اگر کوئی مجھ سے یہ کہے کہ ایک طرف جنت ہے اور ایک طرف حضرت تھانوی کی مجلس ہے، تم کیا پسند کرو گے؟ تو میں فوراً کہہ دوں گا کہ مجھے حضرت تھانوی کی مجلس میں جانا ہے۔ تو حضرت تھانوی نے کہا: ''تم نے صحیح کہا، تمہیں ایسا ہی کہنا چاہیے''۔ یہاں تقابل اللہ کا اور پیر کا نہیں بلکہ خالقِ جنت کا اور جنت کا ہے۔ کیونکہ اہل اللہ کے دل میں خالقِ جنت یعنی ''اللہ'' ہے، اور جنت اُس کی مخلوق ہے۔ اس لیے تقابل خالقِ جنت اور جنت کا ہے۔

میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے، اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جن کی زبان پر ملفوظات اس طرح رَٹے ہوئے تھے جیسے حافظِ قرآن کی زبان پر قرآن رَٹا ہوا ہو۔ اور میں نے اپنے کانوں سے سنا اپنے شیخ کو بھی کہتے ہوئے کہ ان کے ملفوظات سنو اور ملفوظات کی کتاب کھول کر بیٹھ جاؤ ایک لفظ کا

فرق نہیں ہوگا، ''سے، میں'' کا بھی فرق نہیں ہوگا۔

میرے عزیز دوستو! اُس دَور میں جب یکّہ (ٹانگہ) کے پیچھے پردے ٹانگ دیا کرتے تھے، اُس وقت کہا کرتے تھے کہ یہ آزادی جو ہے یہ ہمیں نقصان دے گی، مغرب کی تقلید ہمیں نقصان دے گی۔ اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں کو حضرت مجذوبؔ علیہ الرحمۃ شاعری میں ڈھالا کرتے تھے۔ میرے عزیز دوستو! اُس زمانے میں اور آج کے زمانے میں اگر آپ فرق دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ اُس وقت بے حیائی نہیں حیا سے پُر لوگ تھے اور اب بے حیائی ہے۔

اہتمامِ تقویٰ وصحبتِ صلحاء کی تلقین:

تو بھائی بس آپ سے جو درخواست کرنی تھی وہ یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچیں گے تو یہ عبادات، یہ مجلسیں، یہ محفلیں ان کا وزن ہوگا، اور اگر نافرمانیاں کرتے رہو گے تو پھر تو بالکل یہی بات ہے کہ اُدھر زہر بھی نہیں چھوڑ رہے اُدھر نقصان دینے والی چیزیں بھی نہیں چھوڑ رہے، بدپرہیزیاں بھی کر رہے اور علاج بھی کر رہے ہیں۔

میرے عزیز دوستو! اپنے گھر کا، اپنے خاندان کا، اپنے اہل وعیال کا جائزہ لیں اُن کے اندر وہ رُوح پُھونکنے کی کوشش کریں جس سے اُن میں دین پر، دین کے نام پر اپنی جان قربان نچھاور کرنے کا شوق پیدا ہو، اپنی جان نچھاور کرنا تو بہت دُور کی بات ہے اپنی ناجائز اُمنگوں کا، اپنی ناجائز تمناؤں کا خون کر دیں اور صالحین کی صحبت کو اختیار کریں، تو میرے عزیز دوستو! اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات کو آسان کر دے گا۔

دُعا:

اللہ تعالیٰ ہمارا یہاں آنا، بیٹھنا، سننا، سنانا سب کو قبول فرمالے، اور یا اللہ! ہمیں اپنا بنالے، اپنا بنالے، اپنا بنالے۔

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ مانگتا ہے
الٰہی میں تجھ سے طلب گار تیرا

دِل مرا ہو جائے اک میدانِ ہُو　　غیر سے بالکل ہی اُٹھ جائے نظر
تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو　　تُو ہی تُو آئے نظر دیکھوں جدھر

اور مرے تن میں بجائے آب و گِل
دردِ دل ہو دردِ دل ہو دردِ دل

یا اللہ! اس اُمتِ مسلمہ پر رحم فرما، یا اللہ! اس اُمتِ مسلمہ کو معاف فرما دے، یا اللہ! اس اُمتِ مسلمہ کو اپنا دیوانہ بنالے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ، بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

......★......

دل میں ایمان کا نور پیدا کرنے کا طریقہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

ارشاد فرمایا کہ: لَآ اِلٰہَ سے غیر اللہ سے دِل چھڑالو اور اِلَّا اللّٰہُ سے دل اللہ سے جوڑلو، دل میں ایمان کا نور آجائے گا۔ آج کل سائنسدانوں کی تحقیق ہے کہ بجلی مثبت اور منفی (Minus + Plus) دو تاروں سے بنتی ہے۔ کلمہ میں اللہ نے لَآ اِلٰہَ کا منفی تار اور اِلَّا اللّٰہُ کا مثبت تار دیا ہے۔ جب کوئی حسین لڑکی یا لڑکا سامنے آئے تو نظریں نیچی کرلو یہ لَآ اِلٰہَ کا منفی تار ہو گیا، اور ذکر و نوافل و اعمالِ صالحہ یہ اِلَّا اللّٰہُ کا مثبت تار ہے۔ ان دو تاروں سے دل میں ایمان کی بجلی پیدا ہوتی ہے۔ (معارفِ ربانی: ۳۵)

اِصلاح کا آسان نسخہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ **محمد اشرف علی تھانوی** رحمہ اللہ تعالیٰ

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دُعا مانگو:

''اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں، میں فرماں برداری کا اِرادہ کرتا ہوں مگر میرے اِرادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے اِرادے سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اِصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی، آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اِصلاح۔ اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت خبیث ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں، آپ ہی میری مدد فرمایئے۔ میرا قلب ضعیف ہے، گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں ہے، آپ ہی قوت دیجیے۔ میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں، آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجیے۔ اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کیے ہیں انہیں آپ اپنی رحمت سے معاف فرمایئے۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آیندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا، میں جانتا ہوں کہ آیندہ پھر کروں گا، لیکن پھر معاف کرالوں گا''۔

غرض اسی طرح سے روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اِقرار، اپنی اِصلاح کی دُعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کرو، صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کرلیا کرو۔ لو بھائی! دوا بھی مت پیو، بد پرہیزی بھی مت چھوڑو، صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کرلیا کرو۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا انتظام ہوجائے گا کہ ہمت بھی قوی ہوجائے گی، شان میں بٹہ بھی نہ لگے گا اور دُشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی۔ غرض غیب سے ایسا سامان ہوجائے گا کہ جو آپ کے ذہن میں بھی نہیں ہے۔

اصلاحِ معاشرہ اور ہماری ذمہ داری

حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم جاری ہوا کہ فلاں بستی کو اِس طرح اُٹھاؤ کہ آسمان تک آجائے اور اس کے بعد اس کو اُلٹ دو۔ جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: یا اللہ! اس بستی میں ایک نیک بندہ بھی رہتا ہے جو ہر وقت تیرا نام لیتا ہے، تیرا ذکر کرتا ہے، تیری عبادت کرتا ہے، تیرے رسول کو مانتا ہے، تیری کتابوں کو مانتا ہے، اُس کو بھی پلٹ دوں؟

اللہ فرماتے ہیں: اُس کو بھی پلٹ دو، اس لیے کہ وہ بُرائی ہوتے دیکھتا ہے اور اُس کے ماتھے پر بَل نہیں آتا، اُس کے دل میں کُڑھن پیدا نہیں ہوتی، اُس کے دل میں سُڑھن پیدا نہیں ہوتی کہ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ آج ہمارے گھر میں سب کچھ ہو رہا ہے، اور ہمیں سُڑھن اور کُڑھن نہیں ہوتی۔

مدرسہ احیاء السنہ و خانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ
فاروقہ (پوسٹ کوڈ ۴۰۰۴۰) ضلع سرگودھا